بلوچستان صوبائی اسمبلی

سرکاری رپورٹ/تیرھواں اجلاس

مباحثات2009ء

﴿اجلاس منعقدہ10/اکتوبر2009ءبمطابق20/شوال1430ھ بروز ہفتہ۔﴾

نمبر شمار	مندرجات	صفحہ نمبر
1	تلاوت قرآن پاک اور ترجمہ۔	2
2	چیئرمینوں کا پینل۔	2
3	رخصت کی درخواستیں۔	4
4	تعزیتی قرارداد منجانب سردار محمد اسلم بزنجو (وزیر آبپاشی وبرقیات)۔	4

بلوچستان صوبائی اسمبلی کا اجلاس

مورخہ 10/ اکتوبر 2009ء بمطابق 20/ شوال 1430ھ بروز ہفتہ بوقت صبح 11 بجکر 35 منٹ پر زیر صدارت جناب سپیکر محمد اسلم بھوتانی بلوچستان صوبائی اسمبلی ہال کوئٹہ میں منعقد ہوا۔

جناب سپیکر: السلام علیکم! کارروائی کا آغاز با قاعدہ تلاوت قرآن پاک سے کیا جاتا ہے۔

تلاوت قرآن پاک وترجمہ۔

از

حافظ محمد شعیب آخوندزادہ

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ ط

لَا یَتَّخِذِ الۡمُؤۡمِنُوۡنَ الۡکٰفِرِیۡنَ اَوۡلِیَآءَ مِنۡ دُوۡنِ الۡمُؤۡمِنِیۡنَ ج وَمَنۡ یَّفۡعَلۡ ذٰلِکَ فَلَیۡسَ مِنَ اللّٰہِ فِیۡ شَیۡءٍ اِلَّاۤ اَنۡ تَتَّقُوۡا مِنۡهُمۡ تُقٰةً ط وَیُحَذِّرُکُمُ اللّٰہُ نَفۡسَہٗ ط وَاِلَی اللّٰہِ الۡمَصِیۡرُ o قُلۡ اِنۡ تُخۡفُوۡا مَا فِیۡ صُدُوۡرِکُمۡ اَوۡ تُبۡدُوۡہُ یَعۡلَمۡہُ اللّٰہُ ط وَ یَعۡلَمُ مَافِی السَّمٰوٰتِ وَمَا فِی الۡاَرۡضِ ط وَاللّٰہُ عَلٰی کُلِّ شَیۡءٍ قَدِیۡر'' o صَدَقَ اللّٰہُ الۡعَظِیۡمُ ط

﴿پارہ نمبر۳ سورۃ آل عمران آیت نمبر ۲۸-۲۹﴾

ترجمہ: مومنوں کو چاہئے کہ ایمان والوں کو چھوڑ کر کافروں کو اپنا دوست نہ بنائیں اور جو ایسا کریگا وہ اللہ تعالیٰ کی کسی حمایت میں نہیں مگر یہ کہ ان کے شر سے کسی طرح بچاؤ مقصود ہو اور اللہ تعالیٰ خود تمہیں اپنی ذات سے ڈرا رہا ہے اور اللہ تعالیٰ ہی کی طرف لوٹ جانا ہے۔ کہہ دیجئے! کہ خواہ تم اپنے سینوں کی باتیں چھپاؤ خواہ ظاہر کرو اللہ تعالیٰ (بہرحال) جانتا ہے آسمانوں اور زمین میں جو کچھ ہے سب اسے معلوم ہے اور اللہ تعالیٰ ہر چیز پر قادر ہے۔ وَمَاعَلَیۡنَآ اِلَّاالۡبَلَاغُ ۔

جناب سپیکر: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ سیکرٹری اسمبلی رواں اجلاس کے لئے پینل آف چیئرمین کا اعلان کریں۔

جناب محمد اعظم داوی (ایڈیشنل سیکرٹری، لیجس): بلوچستان صوبائی اسمبلی کے قواعد وانضباط کار مجریہ 1974ء کے قاعدہ نمبر 13 کے تحت سپیکر صاحب نے حسبِ ذیل اراکین کو اسمبلی کے رواں اجلاس کے لئے علی الترتیب صدر نشین مقرر کیا ہے:۔

1۔ میر ظہور حسین خان کھوسہ۔

2۔ میر شعیب احمد نوشیروانی۔

3۔ شیخ جعفر خان مندوخیل۔

4۔ پیر عبدالقادر گیلانی۔

جناب سپیکر: سیکرٹری اسمبلی رخصت کی درخواستیں پڑھیں۔

رخصت کی درخواستیں

ایڈیشنل سیکرٹری، لیجس: بابو محمد امین عمرانی وزیر ایکسائز اینڈ ٹیکسیشن علاج کی غرض سے ملک سے باہر تشریف لے گئے ہیں لہٰذا انہوں نے رواں اجلاس سے تا اختتام اجلاس رخصت کی استدعا کی ہے۔

محترمہ راحیلہ درانی وزیر پراسیکیوشن ڈیپارٹمنٹ نے اسلام آباد جانے کی وجہ سے آج کے اجلاس میں شرکت سے قاصر رہنے کی بنا رخصت کی استدعا کی ہے۔

حاجی علی مدد جتک صاحب نجی مصروفیات کی بنا پر مورخہ 15 ؍اکتوبر کے اجلاس تک رخصت کی استدعا کی ہے۔

جناب سپیکر: سوال یہ ہے کہ آیا رخصت کی درخواستیں منظور کی جائیں؟

(رخصت کی درخواستیں منظور ہوئیں)

سردار محمد اسلم بزنجو وزیر آبپاشی و برقیات اپنی تعزیتی قرارداد پیش کریں۔

تعزیتی قرارداد

سردار محمد اسلم بزنجو (وزیر آبپاشی و برقیات): بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ۔ یہ ایوان انتہائی رنج وغم کے ساتھ سردارزادہ رُستم خان جمالی' سابق وزیر ایکسائز اینڈ ٹیکسیشن کی ناگہانی اور بے وقت شہادت پر نہ صرف تعزیت کا اظہار کرتا ہے بلکہ اللہ تعالیٰ سے دعا گو ہے کہ مرحوم کو جنت الفردوس میں جگہ دے اور پسماندگان کو یہ ناقابل تلافی صدمہ صبر وتحمل سے برداشت کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ نیز یہ کہ مرحوم نہ صرف ہمارے اِس ایوان کے رفیقِ کار رہا ہے بلکہ قبائلی حیثیت میں انکی قبائلی خدمات بھی ناقابل فراموش ہیں۔ لہٰذا قبل اِس کے کہ مرحوم کی سیاسی و قبائلی خدمات کے اعتراف کے طور پر یہ اجلاس مورخہ 13 ؍اکتوبر تک ملتوی کی بجائے یہ ایوان صوبہ سندھ کے وزیر اعلیٰ سید قائم علی شاہ صاحب کا انتہائی شکرگزار اور ممنون ہے کہ اُنھوں نے اِس سانحہ کی ناگوار خبر سنتے ہی بہ نفس نفیس موقع واردات کا معائنہ کرکے ہماری حوصلہ افزائی فرمائی' اور ہم یہ جذبہ ہمدردی کو ملحوظِ خاطر رکھتے ہوئے حکومتِ سندھ سے مطالبہ کرتے ہیں کہ وہ مرحوم کے سفاک قاتلوں کو جلد از جلد گرفتار کرتے ہوئے اُنہیں کیفر کردار تک پہنچائے۔

جناب سپیکر: تعزیتی قرارداد پیش ہوئی۔اور۔۔۔۔(مداخلت) ہم یہ تعزیت کرلیں فاتحہ خوانی اُس کے بعد کر لیتے ہیں چونکہ یہ specific ہمارے معزز ممبر کے لئے ہے ہم اُس پر فاتحہ خوانی کرلیں تو پھر اگر اِس حوالے سے کسی نے بات کرنی ہے تو اجازت ہے سب کو۔

میر محمد صادق عمرانی (وزیر مواصلات وتعمیرات): جناب! پاکستان پیپلز پارٹی کی طرف سے بھی اس قرارداد کو مشترکہ قرارداد تصور کیا جائے۔

جناب سپیکر: جی مولانا واسع صاحب!

مولانا عبدالواسع (سینئر وزیر): جناب سپیکر صاحب! جو بھی مرحوم کی تعریف اور اُن کی کارکردگی پر بولنا چاہے پھر یہ پوری اسمبلی کی طرف سے مشترکہ قرارداد ہو جو سردار صاحب لائے ہیں۔

جناب سپیکر: سردار اسلم بزنجو صاحب کی تعزیتی قرارداد کو مشترکہ قرارداد کے طور پر پیش کیا جاتا ہے اور اِسے پورے ایوان کی طرف سے مشترکہ قرارداد تصور کی جائے۔مولوی صاحب! سردارزادہ رُستم خان جمالی کیلئے فاتحہ پڑھیں۔

مسٹر جعفر جارج: سانحہ گوجر۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: وہ بھی کرلیں گے آپ کو فلور دوں گا۔سردارزادہ رُستم خان صاحب کیلئے فاتحہ پڑھیں۔

(دعائے مغفرت کی گئی)

جناب سپیکر: جی زمرک خان صاحب!

انجینئر زمرک خان (وزیر مال): جناب سپیکر! ہمارے صوبہ پشتونخوا کے ایم پی اے ڈاکٹر عالم دل خان جو بم دھماکے میں شہید ہوگئے ہیں اور ممتاز قبائلی رہنما شیخ محمد حیات خان جوگیزئی کے لئے بھی فاتحہ خوانی کی جائے۔

جناب سپیکر: ٹھیک ہے۔جی صادق صاحب!

وزیر مواصلات وتعمیرات: جناب سپیکر! میرے حلقے میں 22 پولیس کے جوان شہید کیئے گئے ہیں اُن کے لئے بھی فاتحہ پڑھی جائے۔

جناب جان علی چنگیزی (وزیر کوالٹی ایجوکیشن): جناب!

جناب سپیکر: جی۔

وزیر کوالٹی ایجوکیشن: جناب سپیکر! انجینئر احمد علی شہید اور ولایت حسین ایڈووکیٹ شہید جو کوئٹہ میں شہید کیے

جا چکے ہیں اُن کو بھی اِس میں شامل کیا جائے۔

جناب شفیق احمد خان (وزیر تعلیم): جناب سپیکر! سید سکندر علی جو یہاں اسمبلی میں چیف رپورٹر تھے، وہ 6/ اکتوبر 2009ء بروز منگل کو انتقال فرما گئے ہیں۔ چونکہ ہمیشہ اُن کی کارکردگی بڑی اچھی رہی ہے، اُن کے لئے بھی فاتحہ خوانی کی جائے۔

جناب سپیکر: جی حبیب الرحمٰن صاحب!

میر حبیب الرحمٰن محمد حسنی (وزیر بی۔ واسا): جناب سپیکر! رسول بخش مینگل کو بے دردی سے شہید کر کے ان کی لاش کو لسبیلہ مین روڈ پر ایک درخت کے ساتھ لٹکایا گیا تھا۔ ان کیلئے فاتحہ خوانی کی جائے۔

محترمہ روبینہ عرفان (وزیر قانون و پارلیمانی امور): پاکستان پیپلز پارٹی کے جنرل سیکرٹری انجینئر احمد علی ٹارگٹ کلنگ میں مارے گئے ہیں اُن کے لئے بھی فاتحہ خوانی کی جائے۔

جناب سپیکر: مولوی صاحب! تمام مرحومین کیلئے فاتحہ خوانی کریں۔

(دعائے مغفرت کی گئی)

جناب سپیکر: سردار اسلم بزنجو صاحب نے جو تعزیتی قرارداد پیش کی تھی وہ اب مشترکہ تصور ہو رہی ہے اگر کوئی آنرایبل ممبر اُس پر بات کرنا چاہیں تو Let's start with the Senior Minister اگر اُنہوں نے کہا تھا وہ تجویز دی تھی۔ (مداخلت)

Mir Muhammad Asim Kurd : Sir! I am on point of order.

Mr . Speaker: Yes, Minister Finance is on point of order.

وزیر خزانہ: جناب سپیکر! صوبہ سرحد بم دھماکوں میں کافی لوگ شہید ہو گئے ہیں اُن کے لئے بھی فاتحہ خوانی کی جائے۔

جناب سپیکر: دعائے مغفرت کی جائے۔

(دعائے مغفرت کی گئی)

جناب سپیکر: جی۔

مسٹر جعفر جارج: سانحہ گوجرہ کے شہداء کے لئے ایک منٹ کی خاموشی اختیار کرنے کی درخواست کی جاتی ہے۔

جناب سپیکر: ایک منٹ کی خاموشی اختیار کی جاتی ہے۔

(ایک منٹ کی خاموشی اختیار کی گئی)

جناب سپیکر: جی مولانا عبدالواسع صاحب! آپ تعزیتی قرارداد پر بات کرنا چاہیں گے؟

سینئر وزیر: شکریہ جناب سپیکر! آج یہ قرارداد جو سردار اسلم بزنجو صاحب لائے ہیں یہ مرحوم کی شخصیت کے بارے میں ہے جو مہینہ دو مہینے پہلے اِس حکومت میں' اِس ایوان میں اور اِس ایوان کی کارکردگی میں اور ہمارے اِس قافلے میں جو نواب صاحب کی سربراہی میں رواں دواں ہے ہمارے ساتھ تھے۔ وہ ایک باکرداراور بااخلاق شخصیت کے مالک تھے وہ محبت کے ساتھ اپنے دوستوں اور اپنے لوگوں کے ساتھ زندگی گزار رہے تھے جناب سپیکر! موت نے آنا ہے یہ مسلمان کا عقیدہ ہے کہ جب انسان کی موت آجائے تو دنیا کی کوئی طاقت اُسے مؤخر نہیں کرسکتی اگر اللہ کسی کو زندہ رکھنا چاہے تو دنیا کی کوئی طاقت اسے موت نہیں دے سکتی ہے۔ تو جناب سپیکر! اِس پر اگر ہم سو مرتبہ کہیں کہ ''بے وقت شہادت'' تو میں سمجھتا ہوں یہ بے وقت نہیں ہوتی ہے کیونکہ (اَجل) جس ذریعے سے جس راستے سے آپ کی موت مقرر ہو تو وہ آجاتی ہے۔ لیکن جناب سپیکر! سب سے اچھی بات یہ ہے کہ مومن کا یہ عقیدہ ہونا چاہیئے اور مومن کی یہ تمنا ہونی چاہیئے کہ موت تو ویسے آتی ہے بخار سے ہو، آگ کے جلنے سے ہو، سانپ کے کاٹنے سے ہو یا دوسری قسم کی بیماریوں سے ہو' موت ایک طبعی چیز ہے جو ہر کسی کو آتی ہے۔ لیکن مومن کیلئے سب سے اچھی اور سب سے بہترین موت شہادت کی ہوتی ہے۔ شہید کے بارے میں آتا ہے کہ وہ زندہ ہوتا ہے اسکے اُوپر کبھی موت نہیں آتی۔ تو جناب سپیکر! سردارزادہ رستم جمالی صاحب ہماری ایک محترم شخصیت اور ایک محترم قبائلی خاندان سے تھے آج اگر بلوچستان کی سرزمین پر دیکھا جائے تو یہی ایک سردار صاحب جو ہم موجود ہیں ہم محسوس کرتے ہیں کہ بلوچستان کی قبائلی روایات یا یہاں کی جو رنجشیں ہیں یا یہاں کسی قسم کے حالات کو قابو کرنے کیلئے تو ہمارے ساروں کی نظریں اُن کی طرف اُن کے خاندان کی طرف ہوتی ہیں اُنکے کردار کی طرف ہوتی ہیں۔ جناب سپیکر! اُن کے لئے شہادت کا موقع میں سمجھتا ہوں یہ مومن والی موت ہے۔ اللہ نے اس کو اچھی موت کہا ہے اور فرمایا ہے کہ وہ زندہ ہے کبھی اُس پر موت نہیں آتی ہے۔ لیکن جناب سپیکر صاحب! جب آپ کا پیارا بیٹا، بھائی یا کوئی بھی آپ سے جب الگ ہوجاتا ہے یا اِس دنیا سے رخصت ہوجاتا ہے تو پسماندگان کیلئے اِس صدمے کو برداشت کرنا یقیناً کچھ مشکل ہوتا ہے۔ لیکن پھر بھی مسلمان اور مومن کا یہ ہوتا ہے کہ ان میں سے کوئی شہید ہو تو پھر اپنے آپ کو یہی تسلی دیتے ہیں کہ یہ اچھی موت ہے۔ تو میں سمجھتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ اُن پر رحمت فرمائے اور ہم یہی دعا کرتے ہیں کہ اللہ ان کو اُن کے خاندان کو صبر دے اور اُن کے پسماندگان میں اُن کے خلف صحیح' تا کہ اِن کے نائب اور خلف بن جائیں۔ اللہ اِن سے وہی کام لے وہی خدمت لے جو سردارزادہ رُستم جمالی مرحوم سے لیے۔ وَآخِرُالدَّعْوَانَا اَنِ الْحَمْدُلِلّٰہِ رَبِّ الْعَالَمِیْن۔

جناب سپیکر: انجینئر زمرک خان صاحب!

انجینئر زمرک خان (وزیر مال): بِسمِ اللہِ الرَّحمٰنِ الرَّحِیم ۔ جناب سپیکر صاحب ! سردارزادہ رُستم جمالی صرف ہمارے دوست نہیں بلکہ یہاں پر بیٹھے ہوئے اسمبلی میں ہمارے جتنے بھی colleagues ہیں ان سب کے دوست تھے ۔ وہ ایک بہت نرم دل دوستی نبھانے والے پیار کرنے والے شخص تھے ۔ حقیقت میں جس وقت ہم نے اِن کی شہادت کی خبر سُنی تو بہت افسوس ہوا ۔ کیونکہ نواب صاحب بھی اُس وقت پہنچے تھے جنازے میں ہم لوگ پہنچے ہوئے تھے جتنی بھی لیڈرشپز تھیں اُن کی مشہوری اِس سے ہوتی ہے کہ ان کے جنازے میں ہزاروں کی تعداد میں لوگوں نے شرکت کی اور ہر آدمی تقریباً %60 لوگ وہاں پر رو رہے تھے اِس سے پتہ چلتا تھا کہ وہ کتنے پیار کرنے والے تھے اپنے عوام سے' اپنی قوم سے اُن میں مِل جُل کر بیٹھنے والے شخص تھے ۔ وہاں پر ہم نے محسوس کیا لوگ کہتے تھے کہ ہمارے ساتھ گھروں اور حجروں میں آ کر بیٹھتے تھے اور ہمارے مسائل فلور پر حل کرنے کی کوشش کرتے تھے ۔ اور یہاں پر جس طرح ہمارے ساتھ وہ مِل جُل کر بیٹھتے تھے ۔ میں خود ذاتی اپنی بات کر رہا ہوں کہ جب بھی میں ان کو فون کر کے بتاتا تھا کہ ہمارا یہ کام ہے میرے خیال وہ کام وہ اگلے دن کے لئے نہیں چھوڑتے ۔ تو جس طرح مولانا صاحب نے کہا کہ موت آنی چیز ہے ہر ایک نے جانا ہے ۔ ہر ایک کا ٹائم مقرر ہوتا ہے لیکن ہماری طرف سے یہ افسوس ہوتا ہے کہ وہ بے وقت گیا وہ ٹائم سے پہلے گیا یہ ہماری سوچ ہے لیکن اللہ تعالیٰ کی طرف سے وہ ٹائم فکس ہوتا ہے کیا پتہ ہے کہ کل کو ہم ہونگے یا نہیں میں صرف اتنا کہونگا مرحوم کے والد سردار یار محمد صاحب کو خدا صبر دے ان کے پورے خاندان کو صبر دے اور مرحوم کی شہادت قبول کرے اور ان کو جنت الفردوس میں جگہ دے شکریہ ۔

جناب سپیکر: جان علی چنگیزی صاحب!

جناب جان علی چنگیزی (وزیر کوالٹی ایجوکیشن): بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ۔ کُلُ نَفْسٍ ذَائِقَۃُ الْمَوْت ۔ یقیناً ہر جاندار کو موت کا مزہ چکھنا ہے یہ بات بالکل اپنی جگہ پر صحیح ہے کہ موت آتی ہے انسان کو مگر میرا سوال یہ ہے کہ اگر ہم نے ان حالات کو اسی طرح رہنے دیا تو میں نہیں سمجھتا پھر سارے لوگ اپنی جو حقیقی زندگی ہے وہ گزار سکیں گے ۔ یقیناً موت کئی قسم کی ہوتی ہے ایک وہ موت جو انسان بیماری کی حالت میں اور بیماری میں بھی انسان کا علاج نہ ہو تو اس میں میں نہیں سمجھتا کہ یہ موت ہوگی بلکہ یہ خودکشی ہوگی ۔ یقیناً سردارزادہ رُستم خان جمالی کے جانے سے ہمارا ایوان مفلوج ہو گیا ہے ان کا تعلق صرف جمالی خاندان سے نہیں تھا وہ ایک پارلیمنٹیرین تھے ان کا تعلق پورے پاکستان سے تھا ہماری چاروں اسمبلیاں پانچویں اسمبلی ہماری آزاد کشمیر کی ہے قومی اسمبلی اور سینٹ

مجھے نہیں معلوم کہ سردارزادہ رستم خان جمالی کی ناگہانی شہادت پر انہوں نے کوئی ریفرنس وغیرہ دائر کیا ہے یا نہیں بہر حال اگر کسی اسمبلی نے اس پر بات نہیں کی میری اس سے گزارش ہے کہ وہ بھی اس کو اپنا حصہ سمجھے۔ میں ان حالات میں ایسا کہہ سکتا ہوں کہ اگر ہم نے اس کو ایسی آسانی سے لیا اس کی طرف توجہ نہیں دی خدانخواستہ جو دہشت گرد ہیں یا جو ڈکیت وغیرہ ہیں یہ اس طرح آزاد ہو جائیں گے کہ کل وہ ہمارے گھروں میں گھس جائینگے۔ یقیناً سردارزادہ رستم خان جمالی کی شہادت ہم سب کے لئے پورے پاکستان کے لئے ایک سبق ہے اگر ہم اپنے ایک پارلیمنٹیرین کو تحفظ نہیں دے سکتے تو پھر عام شہری ان کی کیا توقعات ہم سے ہوسکتی ہیں میری اس ایوان سے گزارش ہے چیف منسٹر صاحب یہاں تشریف رکھتے ہیں ان سے گزارش ہے کہ ہم ایک تو ان کے قاتلوں کو کیفر کردار تک پہنچائیں پھر اس کے علاوہ جتنے بھی شہداء ہیں چاہے وہ پاکستان کے کسی بھی حصے میں رہتے ہوں وہ تمام حکومتوں کی ذمہ داری ہے کہ وہ ان کے قاتلوں کو گرفتار کریں ان کو قرار واقعی سزا دی جائے۔ اور اس سلسلے میں سردار یار محمد خان جمالی سے تعزیت کرتا ہوں اور ہماری یہ دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ یقیناً شہید کا درجہ بہت بلند ہوتا ہے ہماری دعا سے شاید کچھ نہ ہو یقیناً انہوں نے درجہ پالیا یہ بڑے فخر کی موت ہوتی ہے۔ مگر اس غم میں ہم برابر کے شریک ہیں اور ہم دعا کرتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ ان کے خاندان میں یہ حوصلہ پیدا کرلے کہ وہ دوسرے رستم خان جمالی کو ہمارے اس ایوان میں بھیج دے شکریہ۔

جناب سپیکر: محترمہ پروین مگسی صاحبہ!

محترمہ پروین مگسی (وزیر انفارمیشن ٹیکنالوجی): شکریہ جناب سپیکر! جیسا کہ ہمارے یہاں پر ایوان میں آج سب سے پہلے رستم جمالی جمالی جن کا کراچی میں بے دردی سے قتل ہوا ہے ان کے لئے تعزیت ہوئی۔ اور یہاں پر جتنے بھی شہداء کے لئے تعزیت ہوئی تو ہمیں دلی دکھ اور رنج ہے اور خاص طور پر سردارزادہ رستم جمالی وہ بہت ہی انتہائی قابل احترام شخص تھے۔ یہ نہیں کہ صرف ہمارے بلوچستان سے اور ہمارے علاقے سے ان کا تعلق تھا ہم جتنی بھی بہنیں یہاں پر بیٹھے ہوئے ہیں ہمارے چھوٹے بھائی تھے۔ جیسے ہمارے ایک colleague نے بتایا کہ جب بھی میں ان کو کسی کام کے لئے فون کرتا تو ہمارے ساتھ فوراً مل کے اس کام کو حل کرنے کی کوشش کرتے کہ کسی طریقے سے اس کو حل کرلیں۔ ہمیں بے حد دکھ ہوا جو بھی ان کے ساتھ ہوا اچھا نہیں ہوا اور جتنی بھی ہمارے ہاں ٹارگٹ کلنگ ہورہی ہے یا sectarian کلنگ ہورہی ہے یہ اچھی باتیں نہیں ہیں۔ اور ایوان میں سب میرے خیال اسی سوچ میں ہیں اور ہم یہی کہتے ہیں کہ اگر سندھ میں یہ واقعہ ہوا یا پشاور میں یا بلوچستان میں اس کو ہم نے بہت ہی سیریسلی لینا ہے ہمیں چاہیے کہ اس طرح کے جو واقعے پیش آتے ہیں ان کا تدارک کرنا

چاہیے۔ کیونکہ ہمارے لئے اسمبلی کے ہر رکن قابل احترام ہے اور میرے خیال میں اگر اسمبلی کے ممبر کو تحفظ نہیں ہے تو پھر عوام کہاں جائیں۔ تو سب سے پہلے ہمارا اپنا فرض بنتا ہے کہ ہم اس ایشو کو اپنی کیبنٹ میں اٹھائیں کہ جو لاء اینڈ آرڈر کا مسئلہ ہے اس کو ہم نے کس طرح حل کرنا ہے۔ میں آخر میں چونکہ سردار یار محمد صاحب ہمارے بہت محترم ہیں اور یہاں پر تشریف رکھتے ہیں ان سے میری دلی ایک ہمدردی ہے اور ہمارے بڑے ہیں اور اللہ ان کو صبر جمیل دیدے اور ان کے خاندان کو یہ اچانک ایک واقعہ ہو گیا اور اس طرح اللہ تعالیٰ کو یہ منظور تھا لیکن یہ ہے ایسا جو واقعہ ہوتا ہے کم از کم اس کو ہم لوگوں نے ہائی لائٹ کرنا ہے۔

جناب سپیکر: اسد بلوچ!

میر اسد اللہ بلوچ (وزیر زراعت): شکریہ جناب سپیکر! اس تعزیتی قرارداد کی سپورٹ میں بلوچستان نیشنل پارٹی (عوامی) کی سنٹرل کمیٹی اور کیبنٹ کی جانب سے اس خاندان سے ہمارے دلی ہمدردی ہے۔ لیکن جناب سپیکر صاحب! دلی ہمدردی کا سب سے بہتر وفا اور انداز یہی ہوگا کہ سندھ گورنمنٹ سے ہم اپیل کریں کہ ان کے قاتلوں کو گرفتار کر کے بلوچستان کے حوالے کرے اور انکا ٹرائل بلوچستان ہائی کورٹ میں ہو قانون میں ہے کہ اس کی خاندان کی جانب سے جو application move ہوتی ہے گورنمنٹ ٹو گورنمنٹ اس پر بحث ہوتی ہے۔ بعد میں یہ کیس جب یہاں چلے گا اگر مچھ جیل میں ان کو پھانسی ہو تو میں سمجھتا ہوں کہ اس کیبنٹ کی اس ایوان کی بہت بڑی فتح ہے صرف الفاظ کی جنگ میں میں ساتھ نہیں ہوں اس خاندان کے ساتھ عملی طور پر بی این پی (عوامی) ساتھ ہے تھینک یو۔

جناب سپیکر: شفیق صاحب!

جناب شفیق احمد خان (وزیر تعلیم): بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ جناب سپیکر! آج کی تعزیتی قرارداد سردار زادہ رُستم خان جمالی کے لئے تمام ساتھیوں نے پیش کی۔ میں ایک ایم پی اے ایک منسٹر کی حیثیت سے کوئٹہ کے عوام کی جانب سے اس کی پرزور مذمت کرتا ہوں اور سردار یار محمد جمالی صاحب جو ان کے والد ہیں ان کے ساتھ تعزیت کرتا ہوں اور خاندان کے ساتھ ہمدردی کے اظہار کے ساتھ ساتھ میں یہ سمجھتا ہوں کہ وہ شہادت کی موت مرے ہیں جیسا کہ مولانا واسع صاحب نے کھلے الفاظ میں ان کی تعریف کی میں ان تمام ساتھیوں کے ساتھ اسی طریقے سے مل جل رکھتے تھے رفت و روابط رکھتے تھے ایجوکیشن کا کوئی مسئلہ ہوتا تھا سردار یار محمد صاحب خود بھی تشریف لاتے تھے اور رستم جمالی بھی ان کاموں کے لئے آتے تھے اور کہتے تھے کہ ہمارے علاقے میں ایجوکیشن کو زیادہ فعال اور بہتر بنایا جائے تو میں سمجھتا ہوں کہ آج وہ ہم میں موجود نہیں ہیں تمام ساتھی ان کو یاد کر رہے ہیں

تا قیامت وہ شخص اس لئے یاد رکھا جائیگا کہ ایک تو شہادت کی موت اس کو نصیب ہوئی اور دوسری سب سے بڑی بات یہ ہے کہ ان کے والد صاحب کی محبتیں ان کے ساتھ ایسی تھیں کہ وہ اپنے والد کا بہت احترام کرتے تھے وہ اپنے والد کے لئے ایسا کہتے تھے کہ اگر کوئی کام نہیں بھی کرنا ہو تو میرے والد کو کبھی انکار نہیں کرنا تو میں سمجھتا ہوں کہ اپنے والد کے احترام میں اور آج ان کے والد صاحب کو میں سمجھتا ہوں کہ ہم تمام ان کے بیٹے ہیں چھوٹے بھائی ہیں جو بھی کام ہوگا آدھی رات کو اجتماعی کام ہو یا انفرادی انشاءاللہ ہم تمام ان کے ساتھ ہیں بہت شکریہ۔

جناب سپیکر: صادق عمرانی صاحب!

میر محمد صادق عمرانی (وزیر مواصلات وتعمیرات): جناب سپیکر صاحب! جو مشترکہ تعزیتی قرارداد اپنے ایک ساتھی نے سردارزادہ رستم خان جمالی کے لئے پیش کی میں وزیراعلیٰ بلوچستان اور پاکستان پیپلز پارٹی کے تمام اراکین اسمبلی کی طرف سے ان کو زبردست خراج تحسین پیش کرتا ہوں۔ ان کا قتل ایک قومی سانحہ ہے بہت دکھ ہوا ہے اور میرے خیال میں تمام اراکین اسمبلی نے اس واقعہ پر جا کر سردار جمالی صاحب سے اظہار تعزیت بھی کیا ہے۔ اور ہم سمجھتے ہیں کہ کوئی سیاسی کارکن دانشور قوم کا سرمایہ ہوتا ہے ویسے بھی جمالی خاندان کی قربانیاں بلوچستان اور اس ملک کے لئے گراں قدر ہیں اور جس طریقے سے دوستوں نے کہا کہ ان کا ٹرائل فوری طور پر ہونا چاہیے۔ 12 تاریخ کو وزیراعلیٰ سندھ آ رہے ہیں پہلے بھی نواب صاحب نے ان سے قاتلوں کی گرفتاری کے لئے بات کی تھی اور انشاءاللہ کل وہ آئینگے تمام دوست ان کو کہیں گے کہ ان کی اصل قاتلوں کی گرفتاری اور اصل حقائق کو منظر عام پر لایا جائے کہ وہ کیوں کراچی میں شہید کیے گئے۔ میں سردار یار محمد خان جمالی وہ ہمارے سب کے بزرگ ہیں قابل احترام ہیں ہم ان کے دکھ سکھ میں برابر کے شریک ہیں یہ ایک سانحہ ہے جس کی میں سمجھتا ہوں کہ جتنی بھی مذمت کی جائے کم ہے۔ انکے والد کو کافی دکھ ہوا ہے لیکن ان کے دکھ میں ہم تمام ساتھی پورا بلوچستان برابر کے شریک ہیں شکریہ۔

جناب سپیکر: محترمہ نسرین کھیتران!

محترمہ نسرین کھیتران (صوبائی وزیر): شکریہ جناب سپیکر! جس طرح میرے دوسرے بھائیوں نے سردارزادہ رستم خان جمالی کے لئے تعزیت کی ہے انہوں نے بہت اچھے کام کیے اور سب سے آخر میں پانی کی تقسیم کا جو سلسلہ چلا تھا انہوں نے اس میں حصہ لیا اور اس میں ایک بہت اچھا کام کیا۔ ان کے جانے سے بلوچستان کے لئے ایک بہت بڑا خلا پیدا ہو گیا ہے۔ جمالی خاندان کے لوگوں نے بہت سی قربانیاں دی ہیں جیسا کہ صادق عمرانی صاحب نے کہا کہ ہم سردار یار محمد جمالی صاحب کے غم میں برابر کے شریک ہیں۔ ہم ان سے

تعزیت کرتے ہیں اور ہم سب رستم جمالی کی جوخدمات ہیں ان کوفراموش نہیں کرسکتے۔تھینک یو۔

جناب سپیکر: جی حبیب صاحب!

میر حبیب الرحمٰن محمد حسنی (وزیر پی۔ واسا): بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔تعزیتی قرارداد جوسردار اسلم بزنجو صاحب لائے ہیں میں اس کی حمایت کرتا ہوں۔اور سردارزادہ رستم جمالی کوجس طرح کراچی میں شہید کیا گیا میں اس کی مذمت کرتا ہوں۔انہوں نے تھوڑے ہی عرصے میں بلوچستان اسمبلی کے ممبر منتخب ہونے کے بعد جس طرح انہوں نے ایک سردار ہوتے ہوئے عوامی مقبولیت حاصل کی اور وہ بلوچستان کے لئے ہر فورم پر ہر میٹنگ میں چاہیے وہ اسلام آباد میں ہوتی یا کسی بھی فورم پر ہمارے ساتھ ہوتے تھے وہ ہمیشہ بلوچستان کے مسائل کی بات کرتے بلوچستان کے مفادات کی بات کرتے میں ان کوخراج تحسین پیش کرتا ہوں۔اور سندھ حکومت سے اپیل کرتا ہوں کہ جس طرح انہیں شہید کیا گیا پچھلے دنوں اخبار میں آیا تھا کہ صوبہ سرحد کے قبائلی علاقوں سے ان کے قاتل پکڑے گئے ہیں اگر واقعی قاتل ہیں تو ان کوسامنے لایا جائے۔تاکہ بلوچستان کے عوام میں جواشتعال پایا جاتا ہے کم ازکم ان کو پتہ چل جائے اور جوبھی وجوہات ہیں سامنے لائی جائیں۔میں سردار یار محمد جمالی سے اور ان کے خاندان سے دلی تعزیت کرتا ہوں اوران کے غم میں برابر کا شریک ہوں شکریہ۔

جناب سپیکر: جی عاصم کردگیلوصاحب!

میر محمد عاصم کردگیلو(وزیر خزانہ): مہربانی سپیکر صاحب!جوتعزیتی قراردادسردار اسلم بزنجو صاحب لائے ہیں پھرآپ نے سارے ہاؤس کے توسط سے recommend کی ہے۔سپیکر صاحب! موت تو برحق ہے مگر اس ناگہانی موت کا اس اسمبلی کو جو ہمارے colleagues تھے اور سارے بلوچستان کواس کا بے حد افسوس ہوا ہے۔جس طریقے سے انہیں کراچی میں شہید کیا گیا ہے سپیکر صاحب! شہادت سے قبل خانوزئی غرشینان میں ایک والی بال میچ میں انہوں نے اپنی ٹیم کے ساتھ خود بھی کھیلا اور اس تقریب میں ان کی جو speech تھی اس میں بھی انہوں نے یہی الفاظ ادا کئے کہ انسان کوایک دن مرنا ہے۔اسپیکر صاحب! کوئی آگے کوئی پیچھے مرنا سب کو ہے مگر جس بے دردی سے ان کوقتل کیا گیا اس کا پورے بلوچستان کوافسوس ہے۔ہم جمالی خاندان کے غم میں برابر کے شریک ہیں اور ہم چاہتے ہیں جو گورنمنٹ سندھ نے اعلان کیا ہے کہ ان کے قاتل ہم نے پکڑے ہیں ہم بلوچستان کے عوام چاہتے ہیں کہ انکے قاتلوں کوکیفر کردار تک پہنچایا جائے۔اگر یہ اصل قاتل ہیں کیونکہ بعض جگہ یہ ہوتا ہے کسی کیس کوخانہ پوری کیلئے artificial ملزم لاکر fit کردیتے ہیں۔سپیکر صاحب! ہماری بلوچستان گورنمنٹ سے درخواست ہے کہ انکے قاتلوں کوسرعام پھانسی دی جائے۔تھینک یوسپیکر صاحب!

جناب سپیکر: پیر عبدالقادر گیلانی صاحب!

پیر عبدالقادر گیلانی: اعوذ باللہ من الشیطٰن الرجیم ۔بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ۔شکریہ جناب سپیکر! سردار اسلم بزنجو صاحب کی قرارداد جو مرحوم سردارزادہ رستم خان جمالی کی کراچی میں شہادت کے واقعے کے بارے میں پیش کی گئی اس کی اسمبلی کے تمام ممبران کی طرح میں بھی حمایت کرتا ہوں۔اوراس افسوسناک واقعے کے اوپر میں ان کے اہل خانہ سے بالخصوص سردار یار محمد جمالی صاحب سے اپنے دلی افسوس کا اظہار کرتا ہوں۔سردارزادہ رستم جمالی کے بارے میں ہمارے تمام ممبران نے کہا جس طرح انہوں نے اس اسمبلی میں آ کے تمام اراکین کے ساتھ ایک تعلق بنایا اسی طرح اپنے علاقے میں بھی ان کی popularity بہت زیادہ ہوئی اور یہ اس بات کی نشانی ہے کہ وہ ایک بہت اچھے شخص تھے اور انتہا کی ان میں اخلاق تھا اور اپنے اخلاق کی وجہ سے اپنی بردباری کی وجہ سب میں بہت مقبول تھے۔جناب سپیکر! صرف میں آپ کی توجہ اس بات کی طرف دلانا چاہتا ہوں کہ آج سے کچھ ماہ پہلے اسی کراچی میں کچھ ہمارے پشتون بھائیوں کے قتل ہوئے جس پر ہماری اے این پی کے ساتھیوں نے یہاں پر قرارداد لائی۔اس سے پہلے لسبیلہ کے ہمارے کچھ جوانوں کو قتل کیا گیا اس طرح کے معاملات اوراب اس حد تک آ گئے کہ کراچی میں ہمارے بلوچستان اسمبلی کے ایک ممبر کو قتل کیا گیا لیکن سندھ حکومت سوائے افسوس کے کچھ نہ کر سکی اب انہوں نے کہا ہے کہ پشاور میں قاتل گرفتار ہوئے ہیں۔جناب سپیکر! وزیراعلیٰ صاحب یہاں سے اٹھ کر چلے گئے میری request ان سے صرف یہ تھی اور آپ کے توسط سے ان سے request میں کرتا ہوں کہ سندھ حکومت سے بات کی جائے کہ ہماری بلوچستان اسمبلی کے ممبران ہمارے وزراء اگر سندھ میں safe نہیں ہیں تو دوسروں کے بارے میں ہم کیا کہہ سکتے ہیں۔پرسوں ہمارے ساتھ جہاز میں سندھ کے ایک محترم صوبائی وزیر تشریف لائے تو یہاں باقاعدہ ان کو پروٹوکول دیا گیا ان کی سیکورٹی کا انتظام کیا گیا سندھ میں تو شاید ہمارے ممبران سے زیادہ ان کے وزیر ہونگے ۔پنجاب سے کوئی تشریف لاتا ہے سرحد سے کوئی تشریف لاتا ہے تو بلوچستان حکومت ان کی سیکورٹی کی بھی ذمہ دار بنتی ہے سب کچھ کیا جاتا ہے۔ہمارے وزراء یا وزیراعلیٰ صاحب وہاں جاتے ہیں تو انہیں کوئی حیثیت نہیں دی جاتی ان کی سیکورٹی کا کوئی انتظام نہیں کیا جاتا تو یہ میرے خیال میں ہمارے بلوچستان کے اراکین کی ہمارے کیبنٹ ممبران کی وہاں پر ایک طرح سے تذلیل کرتے ہیں ان کی کوئی اہمیت وہاں پر نہیں سمجھی جاتی ہے۔یہ بات کرنا کہ انہوں نے اطلاع دی یا نہیں دی پورے صوبے کے اندر جو کچھ ہوتا ہے پولیس کو اطلاع ہوتی ہے اور زیادہ تر ہمارے اراکین کا کراچی میں آنا جانا ہوتا ہے تو یہ سندھ حکومت کا فرض بنتا ہے کہ ان کو سیکورٹی فراہم کرے۔میں ایک دفعہ پھر سردار یار محمد جمالی صاحب سے

دلی افسوس کا اظہار کرتا ہوں۔

جناب سپیکر: **تھینک یو**، جی محترمہ! Mrs. Ghazala Gola and in the last speaker will be Shahnawaz Marri than Saleem Khosa. جی محترمہ!

محترمہ غزالہ گولہ بیگم (وزیر ترقی نسواں): بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ تعزیتی قرارداد جو سردار اسلم بزنجو صاحب لائے ہیں ہم بھی اسی قرارداد کا ایک حصہ ہیں۔ آج سردار یار محمد جمالی صاحب تشریف رکھتے ہیں ہمیں ان کے ساتھ دلی ہمدردی ہے نہ کہ دلی ہمدردی بلکہ ہم پوری طرح سے ان کے ساتھ ہیں۔ سردارزادہ رستم خان جمالی کا تعلق بلوچستان سے ہی بلکہ ہمارے علاقے سے ایک ساتھ تھا اور ہمارے صدیوں سے خاندانی تعلقات اور غم اور خوشی میں ہم لوگ ایک ساتھ رہے۔ سردارزادہ رستم خان جمالی ایک نیک اور مخلص انسان تھے آج ان کی کرسی کو سامنے دیکھ کر ہمیں یہ احساس ہو رہا ہے کہ واقعی دنیا فانی ہے۔ آج کوئی موجود ہے اور کل نہیں ہے۔ جس طرح ان کے ساتھ یہ واقعہ کراچی میں پیش آیا ہے ہم سب ملکران کے قاتلوں کیلئے کچھ کرنا چاہیے۔ جیسے اسد اللہ بلوچ صاحب نے کہا کہ سندھ حکومت کے ساتھ ملکران کے قاتلوں کو آگے لایا جائے۔ اور ہم پوری طرح سے ان کے خاندان کے ساتھ اظہار یکجہتی اور ہمدری کرتے ہیں۔ شکریہ جناب سپیکر!

جناب سپیکر: شاہنواز مری صاحب منسٹر سپورٹس!

میر شاہنواز خان مری (وزیر کھیل وثقافت): بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ جناب سپیکر صاحب! آج کی قرارداد جو پیش کی گئی ہم سب اس کا حصہ ہیں اور میرے دل میں غم اس وقت میں بیان نہیں کر سکتا میں اس پر قابو نہیں پا سکتا کیونکہ سردارزادہ رستم خان جمالی وہ اتنے میرے قریبی دوست تھے اور میرے ساتھ ہی بیٹھتے تھے اُن کی شہادت ایک قومی سانحہ ہے اور ان کی کمی کبھی پوری نہیں کی جا سکتی۔ وہ صرف میرے دوست نہیں بلکہ وہ تمام لوگوں سے سے پیار کرنے والے انسان تھے اللہ ان کے ورثا کو صبر جمیل عطا فرمائے۔ اور سردارزادہ کے درجات بلند کرے سردار یار محمد جمالی تشریف رکھتے ہیں اور ان کے بھائی ناصر جمالی اور خاندان کے جتنے بھی لوگ ہیں اللہ انہیں صبر جمیل عطا فرمائے۔ چیف منسٹر صاحب کے حکم کے مطابق انہیں خراج تحسین پیش کرنے کے لئے ہم نے آل پاکستان فٹبال ٹورنامنٹ انہی کے نام منعقد کرانے کا فیصلہ کیا گیا ہے تو میں آخر میں ان کے لئے دعا کرتا ہوں کہ اللہ ان کی مغفرت فرمائے۔

Mr . Speaker: The last speaker Saleem Khosa Minister .

جی سلیم کھوسہ صاحب!

جناب سلیم احمد کھوسہ (وزیر زکواۃ وعشر): بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ جناب والا! جس شخصیت کے بارے میں آج ذکر کیا جارہا ہے اس کی جتنی بھی تعریف کی جائے کم ہے میں صرف اتنا ہی کہونگا اللہ پاک ان کو جنت الفردوس میں جگہ عطا فرمائے۔ اور وہ اتنی پیاری شخصیت تھے سب سے محبت کرنے والے تھے انہوں نے اس صوبے کے لئے مختصر عرصے میں بڑی خدمت کی اپنے حلقے کے لئے بڑی خدمت کی تاریخ کبھی بھی اس کو فراموش نہیں کرسکتی ہے۔ میں صرف اتنا ہی کہونگا کہ اس کے خاندان کو اللہ پاک صبر عطا فرمائے خاص طور سردار صاحب کو اللہ پاک صبر عطا فرمائے اور اللہ پاک ان کو شہادت کا درجہ نصیب فرمائے، بہت بہت شکریہ۔

جناب سپیکر: سردارزادہ رستم خان جمالی ہمارے ساتھی ہمارے دوست ان کے بچھڑنے کا ہم سب کو دکھ ہے افسوس ہے۔ یقیناً سردار یار محمد جمالی صاحب جو ہمارے سپیکر باکس میں تشریف فرماہیں انہوں نے دیکھا ہوگا کہ سردارزادہ رستم جمالی سے ان کے colleagues ان کے دوست ان کے ساتھی کتنی محبت کرتے تھے کتنا پیار کرتے تھے ان کے جذبات آپ نے سنے۔ میں اپنی طرف سے اس ایوان کی طرف سے غمزدہ خاندان سے اظہار افسوس کرتا ہوں۔

جناب سپیکر: آج اسمبلی کا اجلاس سردارزادہ رستم خان جمالی کی یاد میں اور ان کی خدمات کے اعتراف میں مورخہ 13 اکتوبر 2009ء بوقت گیارہ بجے صبح تک کے لئے ملتوی کیا جاتا ہے۔

(اسمبلی کا اجلاس 12 بجکر 20 منٹ پر اختتام پذیر ہوا)

☆☆☆